سوال

(676)بچے کی پرورش

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے ایک قریبی رشتہ دار خاتون سے شادی کی تھی اوراس کے بطن سے میرا ایک بچہ پیدا ہوالیکن ہمارے تعلقات سازگار نہ رہ سکے حتی کہ بعض ایسے اسباب کی بنا پر طلاق تک نوبت پہنچ گئی، جن کے یہاں ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ۔ اب مشکل یہ ہے کہ میرے بچے کہ عمر نوسال ہوگئی ہے اور میں جانتا ہوں کہ ماں کا حق حضانت سات سال تک ہے اوراس کے بعد اختیار دیا جاتا ہے اور ساتویں سال کے بعد جب میں شرعی عدالت میں گیا تاکہ اپنے بچے کو لے سکوں تو عدالت نے مجھے بتایا کہ نئے قانون کے مطابق اب اردن میں حق حضانت پندرہ سال کی عمر تک ہے ۔ میں یہاں سعودی عرب میں مقیم ہوں اورجب چھٹیوں میں اردن جاتا ہون اوبچے کو دیکھنے کی کوشش کرتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ بچے کو بہت پکا کردیا گیااوراس کے خیالات کو مسموم کردیا گیا ہے ۔ وہ راستے میں مجھے دیکھ کر بھاگ جاتا ہے بلکہ گالیاں دیتا ہے اورمجھے پتھر مارنے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا ۔ میں نے کوشش کی کہ اسے اپنے پاس بلاؤں ، اسے دیکھوں اوراس کے حالات معلوم کروں ،لیکن اس کی ماں نے اسے رد کردیا ۔ میں نے عدالت سے رجوع کیا تو عدالت نے مجھے بتایا کہ میں اسے ہفتہ میں صرف ایک گھنٹہ اوروہ بھی شیخ کے گھر میں یاعدالت میں مل سکتا ہوں ۔ سوال یہ ہے کہ کیابچے کو دیکھنا اوراس کی اچھی تربیت کرنا میرا حق نہیں ہے ،کیا شریعت موجودہ صورت حال سے خوش ہے ، میں عدالتوں اوروکیلوں سے تنگ آگیا ہوں ،امید ہے کہ آپ مجھے کوئی حل بتائیں گے تاکہ میں اپنے بچے کو دیکھ سکوں اوراس کی اچھی تربیت کرسکوں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تربیت وپرورش کے مسائل اختلافی ہیں اورانکاعدالتوں سے ہے لیکن ہم آپ کو یہ ضرور نصیحت کریں گے کہ عورت کے وارثوں سے اچھا معاملہ کریں باہمی معاملات کو خوش اسلوبی سے طے کرنے کےلیے اپنے اور عورت کے وارثوں کے درمیان اچھے دوستوں کوڈال لیں اور جس قدر ممکن ہو عورت اوراس کے ولی سے اچھا سلوک کریں تاکہ باہمی اتفاق واتحاد سے مسئلہ حل ہوجائے ، اسی میں ان شاء اللہ سب کےلیے بہتری ہوگی اوراس میں آپ کے بیٹے کےلیے دین ودنیا کی مصلحت ہوگی ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص511

محدث فتویٰ